قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 21/ فروری 2023ء | 29/ رجب 1444 ہجری قمری | 21/ تبلیغ 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:44

فرمانِ رسولؐ

(صحابہؓ بیان کرتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ پراگندہ حال اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهٗ۔ کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے یہ بال سنوار لے اور انہیں صاف رکھے۔ آپ ﷺ نے ایک اور شخص کو دیکھا کہ اس کے کپڑے میلے کچیلے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَآءً يَّغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ کیا اسے پانی میسّر نہیں جس سے یہ اپنے کپڑے کو دھو سکے؟

(سنن ابی داؤد، اللباس، فی غسل الثوب و فی الخلقان)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

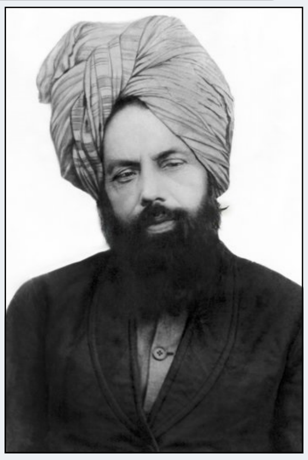

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ دکھانا چاہئے

- ’’جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ مَیں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129) خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ پس انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے... انسان اگر خدا کو ماننے والا اور اسی پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا بلکہ اُس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455 جدید ایڈیشن)

- ’’خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ﴿۵۷﴾ (الذاریات:57) جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں، فلاں مکان بنالوں، فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی‘‘۔ فرمایا: ’’اب دیکھو! ہزاروں مساجد ہیں مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222 جدید ایڈیشن)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ

(الاعراف: 32)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب پہنچ کر زینت یعنی پاکیزگی اور سنجیدگی اختیار کرلیا کرو۔

فرمان خلیفۂ وقت

بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے

آج جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر شکر گزاری کا اظہار کرنا ہے یا کر رہے ہیں تو اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو اور ہماری عبادتیں اور ہمارے سب عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور یہی چیز خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے، اس میں خدا تعالیٰ نے اس بات کی طرف راہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کو تقویٰ کو ہر چیز پر مقدم رکھنا چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے یہاں لباس کی مثال دی ہے کہ لباس کی دو خصوصیات ہیں۔ پہلی یہ کہ لباس تمہاری کمزوریوں کو ڈھانکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ زینت کے طور پر ہے۔ کمزوریوں کے ڈھانکنے میں جسمانی نقائص اور کمزوریاں بھی ہیں، بعض لوگوں کے ایسے لباس ہوتے ہیں جس سے ان کے بعض نقص چھپ جاتے ہیں۔ موسموں کی شدت کی وجہ سے جو انسان پر اثرات مرتب ہوتے ہیں ان سے بچاؤ بھی ہے اور پھر خوبصورت لباس اور اچھا لباس انسان کی شخصیت بھی اجاگر کرتا ہے۔ لیکن آج کل ان ملکوں میں خاص طور پر اس ملک میں بھی عموماً تو سارے یورپ میں ہی ہے لباس کے فیشن کو ان لوگوں نے اتنا بیہودہ اور لغو کر دیا ہے خاص طور پر عورتوں کے لباس کو کہ اس کے ذریعہ اپنا ننگ لوگوں پر ظاہر کرنا زینت سمجھا جاتا ہے اور گرمیوں میں تو یہ لباس بالکل ہی ننگا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لباس کے یہ دو مقاصد ہیں ان کو پورا کرو اور پھر تقویٰ کے لباس کو بہترین قرار دے کر توجہ دلائی، اس طرف توجہ پھیری کہ ظاہری لباس تو ان دو مقاصد کے لئے ہیں۔ لیکن تقویٰ سے دور چلے جانے کی وجہ سے یہ مقصد بھی تم پورے نہیں کرتے اس لئے دنیاوی لباسوں کو اس لباس سے مشروط ہونا چاہئے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے۔ یہاں لفظ رِیۡش استعمال ہوا ہے۔ اس کے معنی ہیں پرندوں کے پَر جنہوں نے انہیں ڈھانک کر خوبصورت بنایا ہوتا ہے۔ وہی پرندہ جو اپنے اوپر پروں کے ساتھ خوبصورت لگ رہا ہوتا ہے اس کے پَر نوچ دیں یا کسی بیماری کی وجہ سے وہ پَر جھڑ جائیں تو وہ پرندہ انتہائی کراہت انگیز لگتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 10/ اکتوبر 2008ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- جدھر دیکھو! ابر کَنَہ چھا رہا ہے (منظوم)
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً
- قرآن، قرآن کے آئینہ میں
- کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
- ممکنہ تیسری عالمی جنگ
- لجنہ اماء اللہ پیری ریجن کا تعلیم و تربیت کیمپ 2022ء

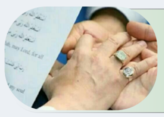

دربارِ خلافت

حضرت مصلح موعودؓ کے بعض الہامات اور کشوف و رؤیا کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض الہامات اور کشوف و رؤیاء کا ذکر کرتا ہوں جو آپ نے اپنے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے موقع پر بیان فرمائے تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے وہ میرا ایک الہام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کو بتا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ الہام میں نے بارہا سنایا ہے۔ (آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں) پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا۔ وہ الہام یہ تھا کہ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ

یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ (ایک بہت باریک اشارہ ہے) جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ کہ یہ وہ الہام ہے جو حضرت مسیح ناصری کو ہوا اور جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے مگر وہاں یہ الفاظ ہیں۔ وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ (آل عمران:56) اور یہاں یہ الہام ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری کا دعویٰ موسوی سلسلہ کی آخری نبوت کا تھا اور اس قسم کے دعوے کے متعلق پہلے لوگوں کی مخالفت ضروری ہوتی ہے۔ پھر ایک لمبے عرصے کے بعد وہ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں لیکن مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنانا چاہتا تھا اور خلیفہ کو معاً (فوری طور پہ) بنی بنائی جماعت مل جاتی ہے اس لئے یہاں وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ والے حصے کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت مسیح کے عہدہ والا نبی تو جب بھی لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے لوگ اسے سنتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں۔ جھوٹا جھوٹا۔ کوئی ابوبکرؓ جیسی صفت رکھنے والا انسان ہو اور اس نے مان لیا تو یہ علیحدہ بات ہے ورنہ عام طور پر ایسا نبی جب اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے ساری دنیا اسے جھوٹا قرار دینے لگ جاتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدا میں صرف تین لوگ ایمان لائے لیکن خلیفہ کو پہلے دن ہی ایک جماعت مانتی ہے۔ پس اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن بنی بنائی جماعت دے دے گا اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرتا چلا جائے گا یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلّی طور پر کہلائے گی اور کچھ لوگ تمہارے مخالف بھی ہوں گے مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکروں پر غلبہ دے گا اور یہ غلبہ تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائے گا اور وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ والے حصے کی ضرورت نہیں ہو گی کہ تم انتظار کرو کہ لوگ کب ایمان لاتے ہیں یا اکثر لوگ مخالفتیں کریں، فتوے لگائیں، مضحکہ اڑائیں، تحقیر و تذلیل کی کوشش کریں، مٹانے اور برباد کرنے کی تدبیریں کریں اور دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک طوفانِ مخالفت اٹھ آئے بلکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنی بنائی جماعت کے اکثر حصہ کو تیرے (یعنی مصلح موعود کو) سپرد کر دے گا اور جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہو گی اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہو جائے گا۔‘‘

آپ فرماتے ہیں ’’چنانچہ دیکھ لو! ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھے کھڑا کیا اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے اور میرے عُہدہ کے منکر تھے یعنی پیغامی، اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کر دیا اور یہ غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پیغامی آج کہہ رہے ہیں کہ ایک خواب پر انحصار کیا گیا‘‘ (یعنی وہ رؤیا جس کی بنیاد پہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا کہ اس پر انحصار کر کے آپ کہتے ہیں کہ مصلح موعود ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’حالانکہ وہ بھی خواب نہیں کیونکہ اس میں الفاظ ہیں۔ مگر یہ الہام جو میں نے اوپر لکھا ہے یہ تو الہام ہے اور چالیس سالہ پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ مَیں ایک جماعت کا امام ہوں گا۔ کچھ حصہ میری مخالفت کرے گا۔ اکثر میرے ساتھ مل جائیں گے اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دے گا (جو خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔) یہ جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کافروں پر اللہ تعالیٰ قیامت تک غلبہ دے گا اس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلّی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اظلال کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح كَفَرُوۡۤا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور رتبہ ملنے والا ہے جو بعض نبیوں کے ظل کے طور پر ہو گا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ لَا یُسۡئَلُ عَمَّا یَفۡعَلُ۔‘‘

(خطباتِ محمود جلد 25 صفحہ 87-89)

(خطبہ جمعہ 17؍ فروری 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

جدھر دیکھو! ابرِ گنہ چھا رہا ہے

(حصہ دوم)

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

یہی ہے کہ گمراہ تم ہوگئے ہو
نہ پہلا سا علم اور نہ وہ اتقا ہے

اگر رہنما اب بھی کوئی نہ آئے
تو سمجھو کہ وقت آخری آ گیا ہے

ہمیں ہے اسی وقت ہادی کی حاجت
یہی وقت اک رہنما چاہتا ہے

یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو
مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آ گیا ہے

اٹھو! اس کی امداد کے واسطے تم
حمیّت کا یارو! یہی مقتضا ہے

اٹھو! دیکھو اسلام کے دن پھرے ہیں
کہ نائب محمدؐ کا پیدا ہوا ہے

محبت سے کہتا ہے وہ تم کو ہردم
اُٹھو! سونے والو کہ وقت آ گیا ہے

دم و خم اگر ہو کسی کو تو آئے
وہ میداں میں ہر اِک لکارتا ہے

ہر اک دشمنِ دیں کو ہے وہ بلاتا
کہ آؤ! اگر تم میں کچھ بھی حیا ہے

مقابل میں اس کے اگر کوئی آئے
نہ آگے بچے گا نہ اب تک بچا ہے

مسیحا و مہدئ دورانِ آخر
وہ جس کے تھے تم منتظر آ گیا ہے

(کلام محمود)

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً جواباً

کتاب الصلوٰۃ جزو دوم

قسط 18

سوال: حضورؐ نے جنگ سے قبل خیبر کا جائزہ کس طرح لیا؟

جواب: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے۔ میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی کریمؐ نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا نبی کریمؐ کی ران سے چھو جاتا تھا۔ جب آپؐ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپؐ نے فرمایا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ خیبر برباد ہوگیا، جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔

سوال: خیبر کے یہود نے حضورؐ کو دیکھ کر کیسا اظہار کیا؟

جواب: انسؓ سے مروی ہے کہ جب حضورؐ خیبر پہنچے تو خیبر کے یہودی لوگ اپنے کاموں کے لیے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمدؐ اپنا لشکر لئے آن پہنچے۔

سوال: خیبر کس طرح فتح ہوا؟

جواب: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ہم نے خیبر لڑ کر فتح کر لیا اور قیدی جمع کئے گئے۔

سوال: صفیہ بنت حیی کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ دحیہؓ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے، آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی باندی لے لو۔

انہوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! صفیہ جو قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں، انہیں آپؐ نے دحیہ کو دے دیا ہے۔ وہ تو صرف آپؐ ہی کے لیے مناسب تھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ دحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ، وہ لائے گئے۔ جب نبی کریمؐ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو۔ نبی کریمؐ نے صفیہ کو آزاد کیا اور پھر اپنے نکاح میں لے لیا۔

سوال: نبی کریمؐ نے اس نکاح کا مہر کیا رکھا تھا؟

جواب: انسؓ نے فرمایا کہ خود انہیں کی آزادی ہی ان کا مہر تھا اور اسی پر آپ نے نکاح کیا۔

سوال: حضورؐ نے اس شادی کا ولیمہ کیسے، کب اور کہاں کیا؟

جواب: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ راستے ہی میں ام سلیمؓ انسؓ کی والدہ نے انہیں دلہن بنایا اور نبی کریمؐ کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریمؐ دولہا تھے، اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپؐ نے ایک چمڑے کا دستر خوان بچھایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے، بعض گھی اور ستو لائے۔ پھر لوگوں نے ان کا حلوہ بنا لیا۔ یہ حضورؐ کا ولیمہ تھا۔

سوال: کیا عورت ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرسکتی ہے؟

جواب: عکرمہ نے کہا ہے کہ اگر عورت اپنا سارا جسم ایک ہی کپڑے سے ڈھانپ لے تو بھی نماز درست ہے۔

سوال: فجر کی نماز کی ادائیگی کس وقت شروع کرنی چاہیئے؟

جواب: حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ کے ساتھ نماز میں کئی مسلمان عورتیں اپنی چادریں اوڑھے ہوئے شریک ہوتیں، پھر اپنے گھروں کو واپس چلی جاتی تھیں، اس وقت انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔ یعنی اچھا خاصا اندھیرا ہوتا تھا۔

سوال: کیا نقش و نگار والے کپڑے پہ نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: حضرت ام المؤمنینؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ آپؐ نے انہیں ایک مرتبہ دیکھا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابوجہم یعنی عامر بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور ان کی انبجانیہ والی چادر لے آؤ، (انبج ایک شہر کا نام ہے اور انبجانیہ کپڑے کی معروف قسم ہے)

سوال: کیا نمازی کے سامنے مورتیوں والا کپڑا بطور پردہ لٹکا ہو تو کوئی حرج ہے؟

جواب: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک رنگین باریک پردہ تھا جسے انہوں نے اپنے گھر کے ایک طرف پردہ کے لیے لٹکا ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو۔ کیونکہ اس پر نقش شدہ تصاویر برابر میری نماز میں خلل انداز ہوتی رہی ہیں۔

سوال: ریشم کے لباس میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشم کی قباء تحفہ میں دی گئی۔ اسے آپؐ نے پہنا اور نماز پڑھی لیکن آپؐ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپؐ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ پرہیز گاروں کے لائق نہیں ہے۔

سوال: سرخ رنگ کے لباس میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: حضرت وہب بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو ایک سرخ چمڑے کے خیمہ میں دیکھا۔ آپؐ نماز کے لئے نکلے تو سرخ رنگ کی چادر زیب تن فرمائی ہوئی تھی۔

سوال: نمازی کھلی جگہ نماز ادا کرے تو سترہ رکھنا چاہیئے؟

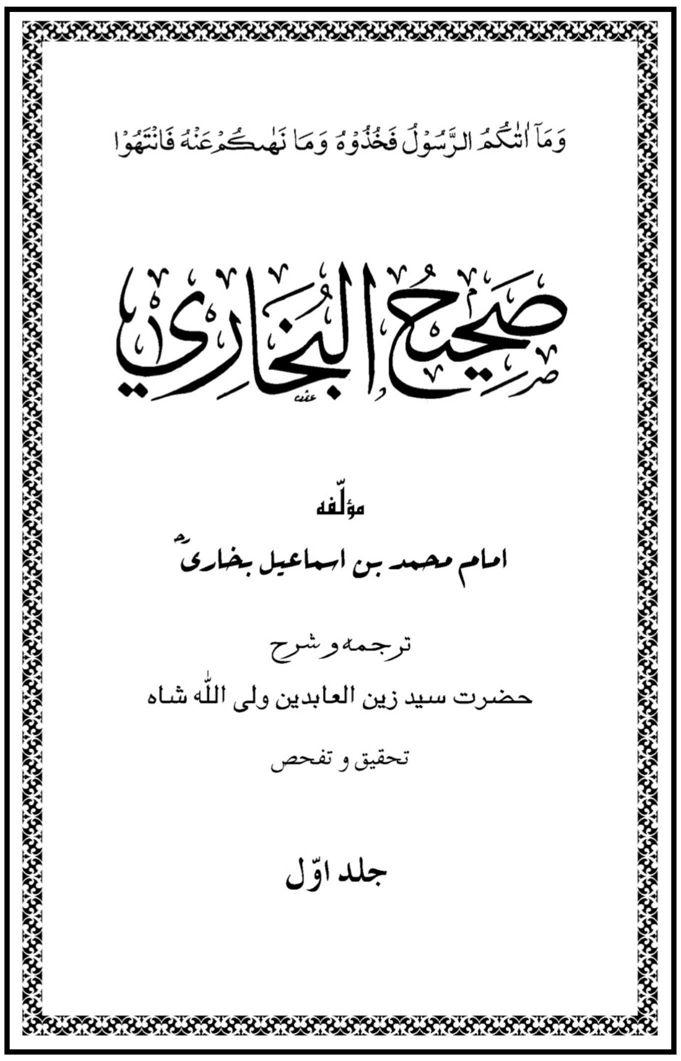
وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
صَحِيْحُ الْبُخَارِي
مؤلّفہ
امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
ترجمہ و شرح
حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ
تحقیق و تفحص
جلد اوّل

جواب: حضرت وہب بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے بلالؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک برچھی اٹھائی جس کے نیچے لوہے کا پھل لگا ہوا تھا اور اسے انہوں نے گاڑ دیا۔ حضورؐ تشریف لائے اور برچھی کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی، میں نے دیکھا کہ آدمی اور جانور برچھی کے پرے سے گزر رہے تھے۔

سوال: مختلف غیرمعمولی مقامات پر نماز پڑھنے کے بارے صحابہؓ کا کیا دستور تھا؟

جواب: امام بخاری نے روایت کیا ہے کہ امام حسن بصری برف پر اور پلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ اس کے نیچے، اوپر، سامنے پیشاب ہی کیوں نہ بہہ رہا ہو بشرطیکہ نمازی اور اس کے بیچ میں کوئی آڑ ہو اور ابوہریرہؓ نے مسجد کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء میں نماز پڑھی اور عبداللہ بن عمرؓ نے برف پر نماز پڑھی۔

سوال: حضورؐ کا منبر کس چیز کا تھا؟

جواب: حضرت سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ منبر غابہ کے جھاؤ سے بنا تھا۔ ایک عورت کے غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔

سوال: حضورؐ منبر پر نماز کیسے ادا کی؟

جواب: حضرت سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ جب منبر رکھا گیا تو حضورؐ اس پر کھڑے ہوئے اور آپؐ نے قبلہ کی طرف اپنا منہ کیا اور تکبیر کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپؐ نے قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں اور رکوع کیا۔ پھر آپؐ نے اپنا سر اٹھایا۔ پھر اسی حالت میں آپ الٹے پاؤں پیچھے ہٹے۔ پھر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر پر دوبارہ تشریف لائے اور قراءت کی اور رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قبلہ ہی کی طرف رخ کئے ہوئے پیچھے لوٹے اور زمین پر سجدہ کیا۔

سوال: مذکورہ بالا حدیث سے امام بخاریؒ نے کیا استنباط کیا ہے؟

جواب: امام بخاریؒ نے دیگر کئی تابعین کے حوالہ سے استنباط کیا ہے کہ نماز میں امام مقتدیوں سے اونچی جگہ پہ کھڑا ہوسکتا ہے۔

انصر رضا۔ نمائندہ الفضل آن لائن کینیڈا

قرآن، قرآن کے آئینہ میں

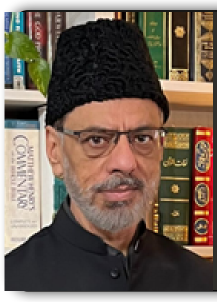

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو قرآن مجید کے متعلق نصیحت فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسانی کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت اور قرآن مجید کے متعلق حضورؑ کی دیگر تحریرات کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے احکامات، اوامر و نواہی کی پابندی کی جائے اور اس کے مطابق اپنی زندگی بسر کی جائے، اسے روزانہ پڑھا جائے، سمجھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دنیا بھر میں پھیلایا جائے نہ کہ اسے خوبصورت کپڑوں میں لپیٹ کر اونچی جگہوں پر رکھا جائے اور وقتاً فوقتاً اس پر پڑی گرد کو جھاڑا جائے۔

اس مضمون میں ہم قرآن کریم سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن کو عزت دینے کا کیا مطلب ہے۔ بالفاظِ دیگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو قرآن مجید کے بارے میں کیا احکامات و نصائح فرماتا ہے۔

مندرجہ ذیل آیت میں قرأت کا لفظ ہے اور حکم ہے کہ جب بھی قرآن مجید کی قرأت کی جائے اس سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنا چاہئے۔

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ﴿۹۹﴾

(النّحل: 99)

پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

قرآن مجید میں مسلمانوں کو تلاوت قرآن کا حکم دیا گیا ہے اور ان کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ قرآن کی تلاوت یعنی پیروی ایسے کرتے ہیں جیسا کہ اس کی پیروی کا حق ہے۔ ظاہر ہے کہ پیروی پڑھے بغیر نہیں ہوسکتی۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کا مطلب ہوگا پیروی کرنے کے لئے پڑھنا۔

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰہُمُ الۡکِتٰبَ یَتۡلُوۡنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ؕ اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾

(البقرہ: 122)

وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی درآنحالیکہ وہ اس کی ویسی ہی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو (درحقیقت) اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس کا انکار کرے پس وہی ہیں جو گھاٹا پانے والے ہیں۔

وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۹۲﴾ وَاَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ

(النمل: 92-93)

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں۔

قرآن مجید کسی بھی وقت پڑھا جاسکتا ہے لیکن فجر کا وقت اس کے لئے بہترین قرار دیا گیا ہے کیونکہ اس طرح ہمارے دن کی ابتدا تلاوت قرآن مجید سے ہوتی ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوۡکِ الشَّمۡسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیۡلِ وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۹﴾

(بنی اسرائیل: 79)

سورج کے ڈھلنے سے شروع ہوکر رات کے چھا جانے تک نماز کو قائم کر اور فجر کی تلاوت کو اہمیت دے۔ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔

قرآن مجید انسانوں کے لئے سختی نہیں چاہتا۔ اس لئے کہا گیا کہ جتنا آسانی سے پڑھ سکیں پڑھیں۔

فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ

(المزمل: 21)

پس قرآن میں سے جتنا میسّر ہو پڑھ لیا کرو۔

یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ قرآن کو خوب نکھار کر پڑھیں تا کہ انسان سمجھ سکے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے اور اس پڑھنے میں ایک حُسن بھی پیدا ہو، سننے والوں کو بھی بھائے۔

وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ﴿۵﴾

(المزمل: 5)

اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھا کر۔

پھر کہا گیا کہ جب ہمارے اردگرد قرآن مجید پڑھا جارہا ہو تو اسے خاموشی سے سننا چاہئے۔ قرأت کے دوران باتیں نہیں کرنی چاہئیں، اس پر غور کرنا چاہئے۔

وَاِذَا قُرِیَٔ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَہٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۲۰۵﴾

(الاعراف: 205)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن مجید پڑھے جانے کے وقت شور مچانا جس سے لوگوں کی توجہ قرآن کی طرف نہ ہو کفار کا شیوہ بتایا گیا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَسۡمَعُوۡا لِہٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِیۡہِ لَعَلَّکُمۡ تَغۡلِبُوۡنَ ﴿۲۷﴾

(حٰم السجدہ: 27)

اور اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا، کہا کہ اس قرآن پر کان نہ دھرو اور اُس کی تلاوت کے دوران شور کیا کرو تا کہ تم غالب آ جاؤ۔

مؤمنین کو اتباع قرآن کی نصیحت کی گئی ہے۔

وَہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوۡہُ وَاتَّقُوۡا لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾

(الانعام: 156)

اور یہ بہت مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید پر تدبّر کی دعوت دیتا ہے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا ﴿۸۳﴾

(النساء: 83)

پس کیا وہ قرآن پر تدبّر نہیں کرتے؟ حالانکہ اگر وہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُہَا ﴿۲۵﴾

(محمد: 25)

پس کیا وہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے یا دلوں پر اُن کے تالے پڑے ہوئے ہیں؟

مؤمنین کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ قرآن کو مضبوطی سے تھامتے ہیں یعنی اپنی زندگی کے ہر پہلو کو اس کے اوامر و نواہی کے مطابق ڈھالتے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

وَالَّذِیۡنَ یُمَسِّکُوۡنَ بِالۡکِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُصۡلِحِیۡنَ ﴿۱۷۱﴾

(الاعراف: 171)

اور وہ لوگ جو کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، ہم یقیناً اصلاح کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن مجید کے معارف جاننے کے لئے انسان کا پاک نفس ہونا بہت ضروری ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ہمیں قرآن مجید کے اوامر و نواہی کے ساتھ ساتھ اس کے معارف کو جاننے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس کے لئے اپنے نفس کو مطہر بناتے رہنا چاہئے تا کہ اس کے خزائن سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کرسکیں۔

لَّا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

(الواقعہ: 80)

کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔

اللہ تعالیٰ مومنین کو قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کبیر، تذکیر اور انذار کی نصیحت فرماتا ہے۔

فَلَا تُطِعِ الۡکٰفِرِیۡنَ وَجَاہِدۡہُمۡ بِہٖ جِہَادًا کَبِیۡرًا ﴿۵۳﴾

(الفرقان: 53)

پس کافروں کی پیروی نہ کر اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُن سے ایک بڑا جہاد کر۔

نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَیۡہِمۡ بِجَبَّارٍ ۟ فَذَکِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ یَّخَافُ وَعِیۡدِ ﴿۴۶﴾

(ق: 46)

ہم اُسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر زبردستی اصلاح کرنے والا نگران نہیں ہے۔ پس قرآن کے ذریعہ اُسے نصیحت کرتا

چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

قُلۡ اَیُّ شَیۡءٍ اَکۡبَرُ شَہَادَۃً ؕ قُلِ اللّٰہُ ۟ۙ شَہِیۡدٌۢ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ ۟ وَاُوۡحِیَ اِلَیَّ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَکُمۡ بِہٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّکُمۡ لَتَشۡہَدُوۡنَ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اٰلِـہَۃً اُخۡرٰی ؕ قُلۡ لَّاۤ اَشۡہَدُ ۚ قُلۡ اِنَّمَا ہُوَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِکُوۡنَ ﴿۲۰﴾

(الانعام:20)

تو پوچھ کہ کونسی بات بطور شہادت سب سے بڑی ہوسکتی ہے۔ کہہ دے کہ اللہ ہی تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تا کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں ڈراؤں اور ہر اُس شخص کو بھی جس تک یہ پہنچے۔ کیا تم قطعی طور پر گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ بھی کوئی دوسرے معبود ہیں؟ تُو کہہ دے کہ میں (یہ) گواہی نہیں دیتا۔ کہہ دے کہ یقیناً وہی ایک ہی معبود ہے اور میں یقیناً اُس سے بَری ہوں جو تم شرک کرتے ہو۔

کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ فَلَا یَکُنۡ فِیۡ صَدۡرِکَ حَرَجٌ مِّنۡہُ لِتُنۡذِرَ بِہٖ وَذِکۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾

(الاعراف:3)

(یہ) ایک عظیم کتاب ہے جو تیری طرف اتاری گئی ہے۔ پس تیرے سینے میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ ہو کہ تُو اس کے ذریعہ اِنذار کرے اور مومنوں کے لئے یہ ایک بڑی نصیحت ہے۔

فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَتُنۡذِرَ بِہٖ قَوۡمًا لُّدًّا ﴿۹۸﴾

(مریم:98)

پس یقیناً ہم نے اِسے تیری زبان پر رواں کر دیا ہے تا کہ تو متقیوں کو اس کے ذریعہ خوشخبری دے اور جھگڑالو قوم کو اس کے ذریعہ ڈرائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رسول کی صداقت کا گواہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

وَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًۢا بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَکُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمُ الۡکِتٰبِ ﴿۴۴﴾

(الرعد:44)

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ تُو مرسَل نہیں ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ بطور گواہ کافی ہے اور وہ بھی (گواہ ہے) جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

ہم میں سے جس کو بھی دعوت الی اللہ اور تبلیغ اسلام و احمدیت کا شوق ہو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نبی اکرم ﷺ اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے گواہ اسی وقت بن سکتے ہیں جب ہمیں قرآن مجید کا علم ہو یعنی اس کے حقائق و معارف پر آگاہی ہو۔ سورہ ہود کی آیت ...وَیَتۡلُوۡہُ شَاہِدٌ مِّنۡہُ (ھود:18) (اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے) کے مطابق اس دور میں نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے سب سے بڑے گواہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے اسلام کی صداقت کا ہر دعویٰ اور ہر دلیل قرآن مجید سے ہی دی۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’یہ امر بھی ہر یک صاحب پر روشن رہے کہ ہم نے اس کتاب میں جس قدر دلائل حقیت قرآن مجید اور براہین صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ لکھی ہیں یا جو جو فضائل و محاسن قرآن شریف کے اور آیات بینات منجانب اللہ ہونے اس کتاب کے کتاب ھذا میں درج کئے ہیں یا جس طور کا اس کی نسبت کوئی دعویٰ کیا ہے وہ سب دلائل وغیرہ اسی مقدس کتاب سے ماخوذ اور مستنبط ہیں یعنی دعویٰ بھی وہی لکھا ہے جو کتاب ممدوح نے کیا ہے اور دلیل بھی وہی لکھی ہے جو اُسی پاک کتاب نے اُس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ نہ ہم نے فقط اپنے ہی قیاس سے کوئی دلیل لکھی ہے اور نہ کوئی دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ جابجا وہ سب آیات کہ جن سے ہماری دلائل اور دعاوی ماخوذ ہیں۔ درج کرتے گئے ہیں۔ پس جو صاحب بمقابلہ ہماری دلائل کے کچھ اپنی کتاب کے متعلق لکھنا چاہیں۔ یا کوئی دعویٰ کریں تو ان پر بھی لازم ہے جو بپابندی اسی طریق معہود ہمارے کے کاربند ہوں۔ یعنی وہی دعویٰ اور وہی دلیل نفس کتاب اور اصولِ کتاب کے اثبات کی نسبت پیش کریں جو ان کی کتاب میں مندرج ہو۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ دوم، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 88)

’’یہ بات یاد رہے کہ اس مقابلہ اور موازنہ میں کسی فریق کا ہرگز یہ اختیار نہیں ہوگا کہ اپنی کتاب سے باہر جاوے یا اپنی طرف سے کوئی بات منہ پر لاوے بلکہ لازم اور ضروری ہوگا کہ جو دعویٰ کریں وہ دعویٰ اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جاوے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو کیونکہ یہ بات بالکل سچّی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش اور ساکت ہو۔‘‘

(جنگِ مقدس، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 85)

چنانچہ آپؑ کی اتباع میں تمام مبلّغین اور داعیان الی اللہ کو قرآن مجید کا علم حاصل کرنا چاہئے تا کہ ہم نبی اکرم ﷺ اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے حقیقی گواہ بن سکیں تا کہ فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ ﴿۵۴﴾ (ال عمران:54) (پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے) ہمارا شمار بھی گواہوں میں ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن کو عزت دینے والا بنائے۔ آمین

ایڈیٹر کے نام خط

مکرمہ صدف علیم صدیقی۔ کینیڈا سے لکھتی ہیں:

مؤرخہ 5/ جنوری 2023ء کا اداریہ بعنوان ’’اگر بارش کے یہ قطرے گن سکتے ہو تو میرے احسان بھی گن سکو گے (الہام مسیح موعود)‘‘ پڑھا۔ حقیقت یہی ہے کہ ہماری زندگی کا ہر ساعت، ہر منٹ نہیں بلکہ ہر ایک ساعت خدا تعالیٰ کی رحمت کی برسات ہی ہے اور ایسی موسلا دھار اور نہ رکنے والی بارش ہے۔ جیسے ہم بچپن میں سنا کرتے تھے کہ جمعرات کی ہونے والی جھڑی پورا ہفتہ جاری رہتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے احسانات کی بارش کے جو قطرات محبت ہیں وہ ہماری پیدائش کے ساتھ شروع ہوتے ہیں اور تادم مرگ ہم اسی میں بھیگتے رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے واقعتاً اتنے احسانات ہیں کہ اپنی زندگی میں ان احسانات کا ذکر کرتے ہوئے حیا آجاتی ہے اور ریاکاری یا دکھاوے کے داغ سے بچنے کے لیے انسان ان کو بیان نہیں کرتا۔ ہم سب پر تو خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ہمیں جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق دی۔ اس کے لئے ہی ہم اس کا شکر نہیں بجالا سکتے۔ پھر جیسا کہ لجنہ اماء اللہ کی جوبلی منائی جارہی ہے تو بحیثیت لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہونے اس کا شکر ادا کرنا بھی مجھ پر لازم اور فرض ہے۔ اسی طرح جن جن انعامات اور احسانات کا ذکر آپ نے کیا ان سب کو نہ ہم گن سکتے ہیں نہ ان کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ بس اس ستار خدا سے دعا ہے کہ

ع حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے

اللہ تعالیٰ اسی طرح ہمیں اپنی رحمت کے حصار میں رکھے اور اسی طرح پوری جماعت پر اس کی رحمت کی بارش اسی طرح برستی رہے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین

اعلان نکاح

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 11/ فروری 2023ء بعد نماز ظہر و عصر بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر ان کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی:

- عزیزہ یسریٰ وڑائچ بنت مکرم غلام الدین وڑائچ صاحب (لندن۔یوکے)
  ہمراہ عزیزم سعد احمد (مربی سلسلہ۔شعبہ تربیت جماعت یوکے) ابن مکرم جاوید احمد صاحب

- عزیزہ طوبیٰ عروج چیمہ (واقفۂ نو) بنت مکرم عطاء الرب چیمہ صاحب (مبلغ انچارج قزاخستان)
  ہمراہ عزیزم مصور احمد ابن مکرم لقمان عمر احمد صاحب (لندن۔ یوکے)

- عزیزہ فائزہ محمود بنت مکرم عامر خالد محمود صاحب (لندن۔یوکے)
  ہمراہ عزیزم وجاہت احمد نسیم (واقفِ نو) ابن مکرم مبارک احمد نسیم صاحب (لندن۔ یوکے)

- عزیزہ عافیہ رفیق رانا بنت مکرم رفیق احمد رانا صاحب مرحوم (لندن۔یوکے)
  ہمراہ عزیزم (ابوبکر) Min Thu Naing (واقفِ نو) ابن مکرم (اکبر) Thu Kha صاحب (امریکہ)

- عزیزہ مومنہ جواہیر (واقفۂ نو) بنت مکرم منیر احمد جواہیر صاحب (لندن۔یوکے)
  ہمراہ عزیزم جواد Achkif ابن مکرم عبدالعزیز Achkif صاحب (فرانس)

اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ادارہ الفضل تمام کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

صوفیہ اکرم چٹھہ۔لندن

کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

روح پرور۔ایمان افروز واقعات

قسط 1

(قارئین کے لئے واقعات پر مشتمل نئے سلسلہ کا آغاز کیا جارہا ہے۔مکرم چوہدری حمید اللہ مرحوم سابق وکیل اعلیٰ مربیان کرام کو یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ اپنی تقاریر، خطبات اور درس و تدریس میں ایمان افروز واقعات کو بیان کیا کریں یہ دل پر براہ راست اثر کرتے ہیں۔خاکسار نے الفضل آن لائن میں بھی اس رہنما اصول کو بہت موثر پایا ہے۔اس سیریز میں بھی مکرمہ صوفیہ اکرم چٹھہ نے روح پرور اور ایمان افروز واقعات قارئین کے لئے جمع کئے ہیں۔جن میں کچھ تبدیلیں کے نام سے شائع ہوچکے ہیں۔فجزاھا اللّٰہ تعالیٰ۔ ایڈیٹر)

تقویٰ اللہ اور اطاعت رسول

گورداسپور میں جب کہ مولوی کرم دین جہلمی کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر تھا ایک گرمیوں کی رات میں جبکہ سخت گرمی تھی اور آپ اسی روز قادیان سے گورداسپور پہنچے تھے۔آپ کے لئے کھلی چھت پر پلنگ بچھایا گیا۔اتفاق سے اس مکان کی چھت پر معمولی منڈیر تھی اور کوئی پردہ کی دیوار نہ تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام بستر پر جانے لگے تو یہ دیکھ کر کہ چھت پر کوئی پردہ کی دیوار نہیں ہے ناراضگی کے لہجہ میں خدام سے فرمایا:

’’میرا بستر اس جگہ کیوں بچھایا ہے۔کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔‘‘ اور چونکہ اس مکان میں کوئی اور مناسب صحن نہیں تھا آپ نے باوجود شدت گرمی کے کمرہ کے اندر سونا پسند کیا۔مگر اس کی کھلی چھت پر نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 595)

موت ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ایک دفعہ بہت بیمار ہو گئے۔حضور علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں سرد پڑ گئے اور بظاہر حال آخری وقت معلوم ہوتا تھا۔مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم موجود تھے اور زار زار رو رہے تھے۔اتنے میں حضور علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا:

’’موت کیا ہے؟ یہ ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست کے پاس پہنچا دیتا ہے۔اگر موت نہ ہوتی تو سالکوں کے تمام سلوک ناتمام رہ جاتے۔‘‘

(اصحاب احمد جلد چہارم روایت ظفر صفحہ 163)

نذر قبول ہوگئی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میاں جی نظام الدین احمدی ساکن کپورتھلہ نہایت ہی غریب آدمی تھے۔پیدل چل کر وہ قادیان گئے اور دو آنے حضور علیہ السلام کو نذر کے طور پر پیش کئے۔حضور نے جَزَاکُمُ اللّٰہُ کہہ کر دو آنے لے لئے۔چند دن بعد نظام الدین صاحب رخصت ہونے لگے۔حضورؑ نے فرمایا۔ٹھہرو! اندر سے جاکر سات یا آٹھ روپے حضور لائے اور میاں جی کو عنایت فرمائے۔

(روایات ظفر اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 15)

مہمان نوازی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ہی روایت ہے کہ حضرت صاحب اپنے بیٹھنے کی جگہ کبھی کھلے کواڑ نہ بیٹھتے تھے۔حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب تھوڑی تھوڑی دیر بعد آ کر کہتے: ’’ابا کنڈا کھول‘‘ اور حضور علیہ السلام اٹھ کر کھول دیتے۔میں ایک دفعہ حاضر خدمت ہوا۔حضور علیہ السلام بورئیے پر بیٹھے ہوئے تھے۔مجھ کو دیکھ کر آپ نے پلنگ اُٹھایا۔اندر اُٹھا کر لے گئے۔میں نے کہا حضور میں اُٹھا لیتا ہوں۔آپ نے فرمایا بھاری زیادہ ہے۔آپ سے نہیں اُٹھے گا اور فرمایا۔آپ پلنگ پر بیٹھ جائیں۔مجھے یہاں نیچے آرام معلوم ہوتا ہے۔پہلے میں نے انکار کیا لیکن آپ نے فرمایا بلا تکلف بیٹھ جائیں۔پھر میں بیٹھ گیا۔

مجھے پیاس لگی ہوئی تھی۔میں نے گھڑوں کی طرف نظر اُٹھائی۔وہاں کوئی برتن نہ تھا۔آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا آپ کو پیاس لگی ہے۔میں پانی لاتا ہوں۔نیچے زنانے سے جاکر گلاس لے آئے۔پھر فرمایا ذرا ٹھہرئے اور پھر نیچے گئے اور وہاں سے دو بوتلیں شربت کی لے آئے۔منی پور سے کسی نے بھیجی تھیں۔بہت لذیذ شربت تھا۔فرمایا ان بوتلوں کو رکھے بہت دن ہوگئے۔کیونکہ ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلاکر خود پئیں گے۔آج مجھے یاد آ گیا۔چنانچہ آپ نے گلاس میں شربت بنا کر مجھے دیا۔میں نے کہا حضور اس میں سے تھوڑا سا آپ پی لیں تو پھر میں پیوں گا۔آپ نے ایک گھونٹ پی کر مجھے دیا اور میں نے پی لیا۔میں نے شربت کی تعریف کی۔آپ نے فرمایا کہ ایک بوتل آپ لے جائیں اور ایک باہر دوستوں کو پلا دیں۔آپ نے ان دو بوتلوں میں سے وہی ایک گھونٹ پیا ہوگا۔میں آپ کے حکم کے مطابق بوتلیں لے کر چلا گیا۔

(اصحاب احمد جلد چہارم روایات ظفر صفحہ 165-166)

یہ نصیب۔اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر تحریر فرماتے ہیں کہ گورداسپور کا مقام ہے ضروری کاموں کی انجام دہی کے بعد بہت رات گئے والد صاحب (حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ) آتے ہیں۔حضور علیہ السلام ایک کمرہ میں معہ خدام فرد کش ہیں۔سب سو رہے ہیں۔کوئی خالی چارپائی نہیں۔حضور علیہ السلام والد صاحب کو دیکھ کر اپنی چارپائی کو تھپک کر ارشاد فرماتے ہیں کہ یہاں آ جاؤ اور اپنا لحاف والد صاحب پر ڈال دیتے ہیں۔

(اصحاب احمد جلد چہارم روایات ظفر صفحہ 27)

بابو غلام محمد صاحب فورمین لاہوری اور میاں عبد العزیز مغل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لائے تو ہم چند نوجوانوں نے مشورہ کیا کہ دوسری قوموں کے بڑے بڑے لیڈر جب یہاں آتے ہیں تو ان کے نوجوان گھوڑوں کی بجائے خود ان کی گاڑیاں کھینچتے ہیں اور ہمیں جو لیڈر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔یہ اتنا جلیل القدر ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔پس گھوڑوں کی بجائے ہمیں ان کی گاڑی کھینچنی چاہئے۔چنانچہ ہم نے گاڑی والے سے کہا کہ اپنے گھوڑے الگ کر لو۔آج گاڑی ہم کھینچیں گے۔کوچوان نے ایسا ہی کیا۔جب حضور باہر تشریف لائے تو فرمایا۔گھوڑے کہاں ہیں۔ہم نے کہا۔دوسری قوموں کے لیڈر آتے ہیں تو ان قوموں کے نوجوان ان کی گاڑیاں کھینچتے ہیں۔آج حضور علیہ السلام کی گاڑی کھینچنے کا شرف ہم حاصل کریں گے۔فرمایا۔فوراً گھوڑے جوتو!! ہم انسان کو حیوان بنانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے۔ہم تو حیوان کو انسان بنانے کے لئے آئے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 546)

کبر کی عادت جو دیکھو! تم دکھاؤ انکسار

قادیان میں ایک صاحب محمد عبد اللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے۔وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے۔مگر جوش اور غصہ میں بعض اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے تھے۔ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی کی ہے اور حضور کو گالیاں دی ہیں۔پروفیسر صاحب طیش میں بولے اگر میں ہوتا تو سر پھوڑ دیتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیساختہ فرمایا نہیں نہیں ایسا نہیں چاہئے۔ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے۔پروفیسر صاحب اس وقت غصہ سے آپے سے باہر ہو رہے تھے۔بولے واہ صاحب! واہ! یہ کیا بات ہے۔آپ کے پیر یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی برا بھلا کہے تو آپ مباہلے کے ذریعہ اس کو جہنم تک پہنچانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔مگر ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کو ہمارے سامنے گالیاں دے تو ہم صبر کریں۔

پروفیسر صاحب کی یہ غلطی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے صبر کرنا ہے مگر اس چھوٹے سے واقعہ سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور غیرت و ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جھلک نظر آتی ہے جس کی مثال کم ملے گی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 590)

عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے

’’میرا مذہب یہ ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کرسکتا۔ہاں اگر وہ قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس سے ارد گرد ہو تو بلا خوف لومۃ لائم کے اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے۔اس کو آسانی سے ضائع نہ کر دینا چاہئے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اسے اغماض اور تحمّل کے محل میں اتارنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8)

مہمانوں کے کھانے کا خیال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے کھانے کی نسبت اپنے مہمانوں کے کھانے کا زیادہ فکر رہتا تھا اور آپ دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ فلاں مہمان کو

کیا کیا پسند ہے اور کس چیز کی اس کو عادت ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کا جب تک نکاح نہیں ہوا تھا تب تک آپ کو ان کی دلداری کا اس قدر خیال تھا کہ روزانہ خود اپنی نگرانی میں ان کے لئے دودھ، چائے، بسکٹ مٹھائی انڈے وغیرہ برابر صبح کے وقت بھجوایا کرتے تھے اور پھر لے جانے والے سے دریافت بھی فرمالیا کرتے تھے کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں رہ گیا۔ یا کسی کی طرف سے ملازمین لنگرخانہ نے تغافل تو نہیں کیا۔ بعض مواقع پر ایسا ہوا کہ کسی مہمان کے لئے سالن نہیں بچا۔ یا وقت پر ان کے لئے کھانا رکھنا بھول گئے تو اپنا سالن یا سب کھانا اُٹھوا کر اس کے لئے بھجوا دیا۔

(حیات طیبہ صفحہ 377)

حضرت مسیح موعودؑ کی آخری نصیحت

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب فرماتے ہیں:

’’ایک روز غالباً وفات سے دو دن پہلے حضور علیہ السلام خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے ہال کمرہ میں نماز ظہر وعصر ادا فرما کر تشریف فرما ہوئے اس وقت حضور علیہ السلام کے سامنے پندرہ بیس احباب تھے اور میں بھی حاضر تھا۔ اس وقت حضور علیہ السلام نے کچھ باتیں اور نصیحتیں فرمائیں۔ ان میں سے حضور علیہ السلام کے یہ الفاظ مجھے آج تک خود یاد ہیں کہ:

’’جماعت احمدیہ کے لئے بہت فکر کا مقام ہے کیونکہ ایک طرف تو لاکھوں آدمی انہیں کافر کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف اگر یہ بھی خدا تعالیٰ کی نظر میں مومن نہ بنے تو ان کے لئے دوہرا گھاٹا ہے۔‘‘

حضرت ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:

’’جہاں تک مجھے یاد ہے یہ حضور کی آخری نصیحت تھی جس کو میں نے اپنے کانوں سے سنا۔‘‘

(الفضل 12؍ نومبر 1959ء)

مہمان کا اکرام کرنا چاہیے

ایک موقع پر جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت دو تین باہر سے آئے ہوئے احمدی بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ کسی شخص نے دروازہ پر دستک دی۔ اس پر حاضر الوقت احباب میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دیکھا تو گھبرا کر اُٹھے اور فرمایا:

’’ٹھہریں ٹھہریں میں خود کھولوں گا۔ آپ دونوں مہمان ہیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 595)

مستعمل لباس پہننے میں عار نہیں

ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اپنے ایک عزیز کو جو غریب تھا جسے کوٹ کی ضرورت تھی اپنا ایک استعمال شدہ کوٹ بھجوایا۔ میر صاحب کے اس عزیز نے بُرا منایا کہ مستعمل کوٹ بھیجا گیا ہے اور ناراضگی میں کوٹ واپس کر دیا۔ جب خادم اس کوٹ کو واپس لا رہا تھا تو اتفاق سے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر پڑ گئی۔ آپ نے اس سے حال دریافت فرمایا اور جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ کوٹ میر صاحب کو واپس جا رہا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خادم سے کوٹ لے لیا اور فرمایا واپس کرنے سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی تم مجھے دے جاؤ۔ میں خود یہ کوٹ پہن لوں گا اور میر صاحب کو کہہ دینا کہ کوٹ ہم نے اپنے لئے رکھ لیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 597)

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام الدین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پُرانے تھے، حضور علیہ السلام سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آ کر حضور علیہ السلام کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور علیہ السلام نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اُٹھا لیں اور میاں نظام الدین سے مخاطب ہو کر فرمایا:

’’آؤ! میاں نظام الدین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھائیں۔‘‘

یہ فرما کر حضورؑ مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور علیہ السلام نے اور میاں نظام الدین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام الدین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام الدین کو عملاً پرے دھکیل کر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 604)

سُبْحَانَ اللّٰہِ کیا اخلاق ہے

ایک بہت ہی شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھ غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر راولپنڈی دکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور تقریباً بارہ بجے کا وقت ہوگیا تو کسی نے میرے کمرے کے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور علیہ السلام کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ مگر حضور علیہ السلام نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔

سیٹھ صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کیا اخلاق ہے۔ یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پاتا اور تکلیف اُٹھاتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 603-604)

میں پہرہ دے رہا تھا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بہت ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربت وصحبت کا بہت لمبا زمانہ یا موقعہ میسر آیا۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ گرمی کا موسم تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل خانہ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ میں حضور علیہ السلام کو ملنے اندرون خانہ گیا۔ کمرہ نیا نیا بنا تھا اور ٹھنڈا تھا۔ میں ایک چارپائی پر لیٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی۔ حضور علیہ السلام اس وقت تصنیف فرماتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ میں چونک کر جاگا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میری چارپائی کے پاس نیچے فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں گھبرا کر ادب سے کھڑا ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی محبت سے پوچھا مولوی صاحب آپ کیوں اُٹھ بیٹھے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور نیچے لیٹے ہوئے ہیں، میں کیسے اوپر سوسکتا ہوں۔ مسکرا کر فرمایا:

’’آپ بے تکلفی سے لیٹے رہیں۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ بچے شور کرتے تھے تو میں انہیں روکتا تھا تا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صفحہ 36)

دید کی تڑپ

محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی تو بعض اوقات شدید تکلیف سے نیم بے ہوشی کی حالت میں وہ کہا کرتے تھے کہ سواری کا انتظام کرو۔ میں حضرت اقدس علیہ السلام سے ملنے کے لئے جاؤں گا۔ گویا وہ یہ سمجھتے تھے کہ میں باہر ہوں اور حضرت اقدس علیہ السلام قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی زار و قطار رو پڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصے سے حضرت اقدس علیہ السلام کا چہرہ نہیں دیکھا۔ تم مجھے حضرت اقدس علیہ السلام کے پاس کیوں نہیں لے کر جاتے۔ ابھی سواری منگواؤ اور لے چلو۔ ایک دن جب ہوش تھی تو کہنے لگے جاؤ حضرت اقدس علیہ السلام سے جاکر کہو میں مر چلا ہوں۔ مجھے بس دور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا دیں اور بڑے رونے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ۔‘‘

(الفضل 16؍ اگست 1994ء)

کون پیا ہے کون پریمی

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر جو 11؍ اکتوبر 1905ء کو واقع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس قدر صدمہ ہوا کہ چند دن گزرنے کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے شام کے بعد دوستوں میں بیٹھنا چھوڑ دیا اور خدام کے عرض کرنے پر فرمایا کہ جب میں باہر دوستوں میں بیٹھا کرتا تھا تو مولوی عبدالکریم صاحب میرے دائیں طرف بیٹھے ہوتے تھے۔ اب میں بیٹھتا ہوں تو مولوی صاحب نظر نہیں آتے تو میرا دل بیٹھنے لگتا ہے۔ اس لئے مجبورًا میں نے یہ طریق چھوڑ دیا ہے۔

(الفضل 16؍ اگست 1994ء)

اعلان ولادت

مکرمہ سعدیہ طارق اور مکرم ملک طارق علی کھوکھر امریکہ سے یہ خوشکن اطلاع بھیجتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بیٹی عزیزہ بارعہ مناہل کھوکھر اور داماد ناصر الدین طاہر احمد ابن مکرم ڈاکٹر خالد احمد عطاء و مکرمہ امۃ الحئی آف امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام معاذ علی احمد تجویز ہوا ہے۔ بچہ مکرم ملک عمر علی رئیس ملتان اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب کا پڑنواسہ اور مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور ملک غلام احمد عطاصاحب کا پڑپوتا ہے۔ بچہ کے لئے خادم دین نیک صالح ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت والی لمبی عمر دے۔ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خادم دین ہو۔ خلافت کا پرستار ہو۔ آمین

سید انور احمد شاہ۔ بُرکینا فاسو

ممکنہ تیسری عالمی جنگ

قسط 7

نومبر 2015ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپان کے شہر اودے با (Odaiba) میں ہلٹن ہوٹل میں ایک تقریب سے خطاب فرمایا:

The Keys to Peace in a Time of Global Disorder

اس خطاب کی ایک جھلک ذیل میں ہے:

اردو مفہوم: مشرقی یورپ میں روس اور یوکرین اور بعض دوسرے یورپی ممالک کے درمیان رنجشیں بڑھ رہی ہیں۔مزید برآں حال ہی میں چین اور امریکہ کے درمیان امریکن جنگی جہاز کے جنوبی ایشیا کے سمندروں میں ہونے پر باہمی تناؤ میں اضافہ ہوا ہے۔آپ اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ چین اور جاپان کے درمیان ایک لمبے عرصہ سے متنازعہ جزیروں کی ملکیت پر دونوں کے درمیان قضیہ چل رہا ہے۔کشمیر کا تنازعہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک مستقل وجہ ہے باہمی چپقلش کی اور اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔اسی طرح اسرائیل اور فلسطین کے درمیان تناؤ نے علاقہ کے امن کو تباہ کر رکھا ہے۔افریقہ میں دہشت گرد تنظیموں نے بعض علاقوں میں طاقت حاصل کر لی ہے اور وہاں کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں آ گئی ہے اور اس طرح سے ایک وسیع پیمانے پر تباہی اور بدامنی پھیل چکی ہے۔میں نے محض چند مشکلات کا ذکر کیا ہے ان میں سے جو آج دنیا کو درپیش ہیں اور یقیناً ابھی اس کے علاوہ اور بھی بے چینی اور بدامنی کی مثالیں موجود ہیں۔پس ایک نتیجہ جو ان باتوں سے نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا آج تشدد اور بدامنی کے درمیان گھری ہوئی ہے۔آج کی ترقی یافتہ دنیا میں جنگ کی نوعیت پرانے زمانے سے بہت مختلف اور وسیع ہے۔کسی بھی ایک علاقہ کے تنازعات اسی علاقہ تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے اثرات دیگر علاقوں تک آ پہنچتے ہیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page190)

آپ نے مزید فرمایا:

آپ سب خوب آگاہ ہیں کہ ان مہلک ہتھیاروں کے اثرات ایک نسل تک محدود نہیں رہتے بلکہ آنے والی نسلوں تک جائیں گے۔لہٰذا شائد دنیا کے کسی بھی ملک سے زیادہ بہتر جاپان کے لوگ امن اور تحفظ کے معانی سے آگاہ ہیں۔یہ بات قابلِ اطمینان ہے کہ جاپان نے نہ صرف اس تباہی پر قابو پایا بلکہ وہ آج ترقی یافتہ قوم ہے اس لئے آپ کی تاریخ کے مدنظر جاپان کو لازماً دنیا میں قیامِ امن کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page192)

آپ نے مزید ارشاد فرمایا:

جب ایٹمی ہتھیار جاپان کے خلاف استعمال ہوئے تو اس وقت کے جماعت احمدیہ کے سربراہ نے جو دوسرے خلیفۃ المسیح تھے، بہت سخت الفاظ میں اس حملہ کی مذمت کی، انہوں نے فرمایا، ہماری مذہبی اور اخلاقی تعلیم تقاضا کرتی ہے کہ ہم ساری دنیا کے سامنے اس بات کو لے کر آئیں کہ ہم اس ہولناک فعل اس خون کی ہولی کو کسی بھی صورت میں درست قرار نہیں دے سکتے۔مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بعض حکومتیں جو بات میں کہہ رہا ہوں اس کو پسند نہیں کریں گی۔انہوں نے مزید کہا کہ مستقبل میں وہ نہیں دیکھ رہے کہ جنگ و جدال میں کوئی کمی آئے گی۔بلکہ اور جنگی جنون میں اضافہ ہوا ہے ان کے الفاظ آج بالکل درست ثابت ہو رہے ہیں۔اگرچہ تیسری جنگ عظیم کا اعلان نہیں ہوا مگر عملی طور پر تیسری عالمی جنگ شروع ہو چکی ہے۔دنیا بھر میں مرد عورتیں اور بچے قتل کئے جا رہے ہیں ان پر تشدد کیا جا رہا ہے اور وہ دلخراش مظالم سے دوچار ہیں۔جہاں تک ہمارا تعلق ہے جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ہر قسم کے ظلم اور زیادتی کے خلاف آواز اُٹھائی ہے خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں وقوع پذیر ہو۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page193)

حضور کے خطابات میں سے مندرجہ بالا اقتباسات کے انتخاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ایک جھلک اُس بے لوث، پرخلوص دردمندانہ اور بیباک صدائے حق آشنا کی دکھائی جائے جسے نہ ستائش کی تمنا ہے نہ صلے کی پرواہ۔ورنہ جہاں تک تقریر کی لذت اور نفس مضمون کی گہرائی اور گیرائی کا تعلق ہے تو وہ پوری اور بار بار پڑھنے کی قاری تمنا کرے گا۔اسی طرح اب ذیل میں ایک جھلک اُن خطوط کی پیش کی جا رہی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سربراہانِ مملکت اور مقتدر ہستیوں کو عالمی امن کو قائم کرنے اور ایٹمی ہتھیاروں کے ہولناک نقصانات سے خلق خدا کو محفوظ کرنے کی خاطر اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے محض انسانی ہمدردی میں ارشاد فرمائے۔

ایک پہلو جو دنیا امن کو تباہ کرنے کے لیے کام کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ذہین ہیں، تعلیم یافتہ ہیں اور آزاد ہیں اور اُن کو حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی رہنماؤں کی توہین کریں اور اُن کا تمسخر اُڑانے کی اُنہیں آزادی حاصل ہے۔معاشرے میں امن قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے دل و دماغ سے وہ جذبات اور ناپسندیدہ خیالات کو نکال پھینکا جائے جو دوسروں کو تکلیف دیں اور اس کی جگہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کے انبیاء اور بزرگانِ مذاہب کی تکریم کے دفاع کے لئے سب کھڑے ہو جائیں۔دنیا اس وقت بے چینی اور گھبراہٹ کے ماحول میں سے گزر رہی ہے اور ضرورت ہے اس امر کی کہ باہمی محبت اور ہمدردی کا ماحول پیدا کیا جائے اور ہم سیکھیں کہ کیسے ہم پہلے سے زیادہ بہتر باہمی رواداری کو حاصل کر سکتے ہیں اور یہ کہ ہم انسانی اقدار کی حرمت کو تسلیم کریں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page204)

وزیر اعظم اسرائیل جناب نیتن یاہو کو خط مؤرخہ 26؍ فروری 2012ء کو ارسال کیا گیا۔

آج کل ہم خبروں میں سن رہے ہیں کہ آپ تیاری کر رہے ہیں ایران پر حملہ آور ہونے کی۔جبکہ ایک عالمی جنگ کے تباہ کن نتائج آپ کے سامنے ہیں۔گزشتہ عالمی جنگ میں جہاں لکھوکھا جانیں ضائع ہوئیں وہاں ہزار ہا یہودی باشندوں کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔بحیثیت وزیر اعظم یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی قوم کی زندگیوں کی حفاظت کریں۔موجودہ حالات اس بات پر گواہ ہیں کہ اب کے عالمی جنگ ایسا نہیں کہ بس دوملکوں کے درمیان لڑی جائے گی بلکہ ایسا ہوگا کہ دنیا مختلف بلاک میں تقسیم ہو جائے گی۔اس وقت ایک عالمی جنگ کے چھڑ جانے کا خطرہ بہت بڑی حقیقت ہے اور اس جنگ کے ہاتھوں بہت سے مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے۔اگر ایسی جنگ وقوع پذیر ہوتی ہے تو اس کے نتیجہ میں ایک انسانی تباہی کا تسلسل شروع ہو جائے گا اور اس بربادی کو کئی نسلیں بھول نہ سکیں گی، جو اپاہج پیدا ہوں گے یا مفلوج۔یہ سب اس لئے ہے کہ بلاشبہ یہ جنگ ایٹمی جنگ ہو گی۔لہٰذا یہ میری استدعا ہے کہ بجائے اس دنیا کو ایک عالمی جنگ میں دھکیل دینے کے آپ بھرپور انداز میں کوشش کریں کہ اس دنیا کو ایک عالمگیر تباہی سے بچائیں۔لہٰذا بجائے مسائل کو طاقت کے ساتھ حل کرنے کے آپ کو ان کو مذاکرات کے ذریعہ سے حل کرنا چاہئے۔تاکہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو تحفہ میں ایک روشن مستقبل دے سکیں بجائے اس کے کہ اُنہیں ہم معذوری اور انحطاط کی سوغات دیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE Page209-210)

ایک خط جناب صدر اسلامی جمہوریہ ایران، کی خدمت میں مؤرخہ 7؍ مارچ 2012ء کو بھجوایا گیا۔

آپ کو کسی دوسری قوم یا ملک کی مخالفت محض دشمنی یا نفرت کی بنیاد پر نہیں کرنی چاہئے۔میں مانتا ہوں کہ اسرائیل اپنی حدود سے تجاوز کر رہا ہے، اور وہ ایران کو نظر بد سے دیکھ رہا ہے۔امر واقع یہ ہے کہ اگر کوئی ملک آپ کے ملک کے خلاف جارحیت کرتا ہے تو سیدھی سی بات ہے آپ اپنے ملک کے دفاع کا حق رکھتے ہیں۔لیکن بہرطور جہاں تک ہو سکے اختلافات کو سفارتی تعلقات اور مذاکرات کے ذریعہ حل کرنا چاہئے۔میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ بجائے طاقت کے استعمال کے کوشش کریں کہ مسائل کو مذاکرات کے ذریعہ حل کیا جائے۔اس درخواست کی وجہ یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرستادہ کا ماننے والا ہوں جو اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے غلام صادق ہیں اور خدا تعالیٰ نے اُن کو مسیح موعود اور المہدی المعہود مبعوث فرمایا ہے۔آپ کا مشن ہے کہ انسانوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لایا جائے اور لوگوں کو ان کے حقوق جو ہمارے آقا و مولیٰ رحمۃ للعالمین ﷺ نے قائم کر کے دکھائے ہیں، لوگوں کو دلوائے جائیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم اُمہ کو ان خوبصورت تعلیمات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page214)

مؤرخہ 8؍ مارچ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کو جو خط تحریر فرمایا اس کا اختتامی پیرا ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

ترجمہ: میری درخواست آپ کی خدمت میں اور دیگر سربراہان سے ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم طاقت کے استعمال سے دوسری اقوام کو دبالیں، ہمیں سفارتی تعلقات، گفت و شنید اور عقل و دانش سے کام لینا چاہئے۔دنیا کی بڑی طاقتیں جیسے امریکہ، ان کو اپنا کردار امن عالم کے قیام کے لئے ادا کرنا چاہئے۔ان کو چھوٹے ممالک کے بعض اعمال کو جواز بنا کر امن عالم کو خراب نہیں کرنا چاہئے۔اس وقت ایٹمی ہتھیار نہ صرف امریکہ اور دوسری طاقتوں کے پاس موجود ہیں بلکہ چھوٹے بعض ممالک کے پاس بھی موجود ہیں اور وہاں کسی بٹن دبانے کے شوقین کو ادراک ہی نہ ہو گا اس وسیع پیمانے پر آنے والی دوررس تباہی کا جو ایٹمی ہتھیاروں سے وابسطہ ہے۔پس یہ میری نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ اپنی بھرپور کوشش کر کے بڑے اور چھوٹے تمام ممالک کو روکیں کہ کہیں کوئی وہ تیسری عالمی جنگ کا باعث نہ بن جائیں۔ہمارے ذہن میں کوئی غلط فہمی

نہیں ہونی چاہئے کہ اگر ہم اس جنگ کی روک تھام میں ناکام ہو گئے تو جو تباہی اس دنیا کا مقدر بنے گی وہ صرف ایشیا، یورپ اور امریکہ کے غریب ممالک تک محدود نہیں رہے گی بلکہ آنے والی نسلوں تک اس کے خوفناک اثرات جائیں گے اور دنیا کے ہر خطہ میں پیدا ہونے والے بچے مفلوج اور اپاہج ہوں گے۔ وہ کبھی اپنے آباؤاجداد کو معاف نہ کریں گے جو عالمی تباہی اور بربادی کا موجب بنے۔ہمیں اپنی ہی دلچسپیوں تک نہیں سوچنا چاہئے بلکہ آنے والی نسلوں اور ان کے روشن مستقبل کے لیے سوچنا آج کی ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل دنیا کے تمام سربراہان کو اس پیغام کا ادراک عطا فرمائے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page218)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 8/ مارچ 2012ء کو اسی تسلسل میں قیامِ امنِ عالم کے لئے وزیراعظم کینیڈا کو ایک خط تحریر فرمایا اس خط کا اردو مفہوم ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

کینیڈا کو دنیا کا سب سے زیادہ انصاف پسند ملک شمار کیا جاتا ہے۔ آپ کی قوم عموماً دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت پسند نہیں کرتی۔ مزید برآں ہم افرادِ جماعت احمدیہ کے کینیڈا کے عوام کے ساتھ بہت دوستانہ روابط ہیں۔ پس میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے چھوٹی اور بڑی طاقتوں کو روکیں تا ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں تیسری عالمی جنگ کی تباہیوں سے ہمکنار کر دیں۔ میری درخواست آپ سے اور دوسرے ممالک کے سربراہان سے ہے کہ بجائے اس کے کہ طاقت کے استعمال سے دوسرے ممالک کو دبانے کے سفارتی تعلقات، گفت و شنید اور عقل و دانش سے کام لیا جائے۔ دنیا کی بڑی طاقتوں کو اور جیسے آپ کا ملک کینیڈا ہے امن عالم کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page222)

مؤرخہ 28/ مارچ 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خادمِ حرمین شریفین سعودی عرب کے فرمانروا عزت مآب شاہ عبداللہ کو اپنی امنِ عالم کی کوششوں میں شامل کرنے کے لئے جو خط تحریر فرمایا اس میں سے ایک اقتباس کا اردو مفہوم ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

پس یہ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس ضمن میں حتی المقدور مساعی فرمائیں، اگر تیسری عالمی جنگ ہماری قسمت میں ہے تو ہمیں کم از کم یہ کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کسی مسلم ملک سے شروع نہ ہو۔ کوئی مسلم ملک یا مسلمان دنیا کے کسی دوسرے ملک میں، آج یا آئندہ اس بارود کو چنگاری دکھانے کا الزام اُس کے اوپر نہ آئے۔ یہ ایک ایسی تباہی کا آغاز ہو گا جس کے دوررس نتائج ہوں گے اور یہ آنے والی نسلوں کو پیدائشی مفلوج اور اپاہج کر دے گا۔ کیونکہ اگر عالمی جنگ شروع ہو گئی تو بلا مبالغہ اس میں ایٹمی ہتھیار استعمال کئے جائیں گے۔ دنیا اس سے قبل مشاہدہ کر چکی ہے اس جھلک کا جو جاپان کے دو شہروں کا انجام ہوا دوسری جنگ عظیم میں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page226)

اپریل 2012ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیر اعظم چین عزت مآب وان جیاباؤ، کو خط تحریر فرمایا اور ممکنہ عالمی جنگ سے بچنے اور دنیا میں امن کے قیام کی خاطر حتی المقدور سعی کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس خط سے ایک حصہ کا اردو مفہوم نقل کیا جاتا ہے:

میں آپ کی خدمت میں ایک پیغام پہنچانا چاہتا ہوں دنیا اس وقت بہت ہی خوفناک خطرات میں سے گزر رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم تیزی سے ایک عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آپ کا ملک ایک عظیم عالمی طاقت ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصہ آپ کے زیرنگیں ہے۔ آپ کے ملک کو اقوام متحدہ میں ویٹو حق بھی حاصل ہے۔ پس اس تناظر میں میں آپ سے ملتمس ہوں کہ دنیا کے اوپر منڈلاتے ہوئے تباہی کے خطرات سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں، قطع نظر قوم، مذہب، ذات یا نسل کے، ہمیں بہرطور انسانیت کو بچانے کے لئے ہرممکن کوشش کرنی چاہئے۔۔۔ کسی طور ایٹمی جنگ کی تباہ کاریاں صرف وقتی یا علاقائی نہ ہوں گی بلکہ وہ دوررس نقصانات کی حامل ہوں گی اور آئندہ آنے والی نسلیں اپاہج پیدا ہوں گی یا بعض جسمانی نقائص ان کا مقدر ہوں گے۔ پس آپ اپنی تمام طاقتیں، صلاحیتیں، اور ذرائع نسل انسانی کو اس خوفناک تباہی سے بچانے پر صرف کر دیں اور یہ سب کچھ آخر کار آپ کے ملک کے مفاد میں بھی ہو گا۔ میری یہ دعا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک بڑے بھی چھوٹے بھی اس پیغام کو سمجھ جائیں۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page230,231)

اپریل 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیراعظم برطانیہ کو اپنی ان امن عالم کی کوششوں کے سلسلہ میں ایک خط تحریر فرمایا، آپ کے خط سے ایک اقتباس ذیل میں پیش خدمت ہے۔

ترجمہ: جو بات زیادہ تشویش کا باعث ہے وہ یہ ہے کہ بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار ہیں اور اندیشہ ہے کہ وہ کہیں بٹن دبانے کے شوق میں نتائج سے نابلد ہونے کی وجہ سے کوئی ایسا قدم نہ اٹھا لیں۔ اگر بڑی طاقتیں انصاف سے کام نہیں لیتیں اور چھوٹے ملکوں کے مسائل کو حل نہیں کرتیں اور وہ اعلیٰ اور عقلمندانہ پالیسیاں مرتب نہیں کرتیں تو ایسے میں حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے اور جو تباہی اس کے بعد آئے گی وہ ہمارے اندازوں اور تصورات سے بہت زیادہ ہو گی۔ دنیا کا ایک بڑا حصہ جو امن کا خواہاں ہے وہ بھی اس بربادی سے بچ نہ سکے گا۔ لہٰذا یہ میری دلی خواہش اور دعا ہے کہ آپ اور دنیا کے تمام بڑے ممالک کے سربراہان اس خوفناک حقیقت کو سمجھیں اور بجائے اس کے کہ جارحانہ رویے اپنائے جائیں اور مطلوبہ نتائج کے حصول کے لئے طاقت کا استعمال کیا جائے ضروری ہے کہ ایسے اقدام کئے جائیں جس سے انصاف کو تحفظ اور ترقی ملے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page235,236)

مؤرخہ 15/ اپریل 2012ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن چانسلر انجیلا مرکل کو ایک خط میں امن عالم پر منڈلاتے ہوئے ایٹمی خطرات کی بابت آگاہ فرمایا اور اس سلسلہ میں سنجیدگی سے اقدامات اُٹھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ خط میں سے ایک حصہ کا اردو مفہوم ذیل میں نقل کیا جارہا ہے۔

یہ میرا یقین ہے کہ عالمی امن کے قیام کے لئے حقیقی انصاف کا قیام ضروری ہے اسی طرح تمام مذاہب کی عبادت کے طریق کو عزت کی نظر سے دیکھا جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ بہت سے مغربی ممالک نے بہت فراخ دلی کے ساتھ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے لوگوں کو اپنے ملک میں بس جانے کی اجازت دی ہوئی ہے اور ان لوگوں میں مسلمان بھی شامل ہیں۔ بلاشبہ نام نہاد مسلمانوں کی ایک قلیل تعداد اپنے رویوں سے مغربی ممالک کے باشندوں کے دلوں میں بے اعتمادی پیدا کر رہی ہے۔ بہر حال یہ بات طے ہے کہ ان کے رویوں کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ انتہا پسند لوگ دراصل محمد ﷺ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے جو امن، باہمی رواداری اور محبت کا پیغام لے کر آئے تھے اس طرح سے مٹھی بھر لوگ جو خود گمراہ ہیں ان کو بنیاد بنا کر مخلص اور معصوم مسلمانوں کے مذہب اور جذبات کو ٹھیس نہ پہنچائی جائے۔معاشرہ میں امن دو طرفہ عمل ہے اور اس کا نفاذ باہمی رواداری سے ہی ہوسکتا ہے۔مغرب کے لوگوں کے دلوں میں جو بھروسہ کا فقدان ہے اس کے باعث تعلقات بہتر ہونے کی بجائے روز بروز خراب ہو رہے ہیں اور مسلمانوں اور غیرمسلموں کے درمیان خلیج بڑھتی جارہی ہے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE Page239-240)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امن عالم پر منڈلاتے ہوئے ایٹمی جنگ کے خطرات کے سدِباب کی خاطر سربراہانِ مملکت کے ساتھ جاری اپنے سلسلۂ خط وکتابت میں مؤرخہ 16/ مئی 2012ء کو جمہوریہ فرانس کے صدر مملکت کو ایک خط تحریر فرمایا۔ اس خط کے ایک حصہ کا اردو مفہوم ذیل میں پیش خدمت ہے:

یہ میری آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دنیا میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان جو ایک دشمنی کا ماحول اور اعتماد کا فقدان ہے اس کو دور کرنے کے لئے ہر وہ کوشش کریں جو آپ اپنے اس منصب اور حیثیت کی وساطت سے کر سکتے ہیں۔ کچھ یورپی ممالک میں مسلمانوں کی تعلیمات اور رسم و رواج سے متعلق بہت سے تحفظات پائے جاتے ہیں اور ان ممالک نے بہت سی قدغنیں اسی سلسلہ میں لگائی ہیں اور بعض دوسرے ممالک اُن کی تقلید کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔بعض انتہا پسند نام نہاد مسلمان جو پہلے ہی سے مغرب کے بارہ میں مخاصمت کا شکار ہیں وہ یورپی ممالک کے رویے کے ردعمل کے طور پر کوئی بھی ناپسندیدہ قدم اُٹھا سکتے ہیں اور اس طرح سے باہمی رواداری اور دوستانہ ماحول کو نقصان پہنچے گا۔ امر واقع یہ ہے کہ اسلام ایک امن پسند دین ہے جو بالکل یہ تعلیم نہیں دیتا کہ برائی کو برائی سے روکا جائے ہم افراد جماعت مسلمہ احمدیہ اس اصول پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارے مطابق ہر ایک معاملہ کا پر امن حل تلاش کیا جانا چاہئے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page243,244)

اپریل 2012ء کو حضور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملکہ برطانیہ کو ان کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع کی مناسبت سے ایک مراسلہ رقم فرمایا جس میں دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے انسانوں کے اوپر منڈلانے والے ایٹمی جنگ کے خطرات سے متعلق اپنی رائے سے آگاہ کیا اور ان کی حتی الوسع روک تھام کی خاطر اُن کو اپنی موجودہ حیثیت میں اعلیٰ سے اعلیٰ تر اقدام کرنے اور اس خطرہ سے نمٹنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ذیل میں اُس تحریر کے بعض حصوں کا اردو مفہوم درج ذیل ہے:

دعا ہے کہ اس پر امن ماحول کی بدولت اس عظیم مملکت کے تمام شہری خدا تعالیٰ کو پہچاننے والے بن جائیں اور باہمی محبت اور ہمدردی کے ماحول میں زندگی گزاریں۔قطع نظر رنگ، نسل، قومیت یا مذہب ایسا ہو کہ برطانیہ کے تمام شہری ایک دوسرے کے لئے عزت اور تکریم کا مظاہرہ اس حد تک کریں کہ اس کے مثبت اثرات ان سرحدوں سے باہر نکل کر دنیا کے دوسرے ممالک کے عوام تک بھی پھیل جائیں۔ دعا ہے کہ دنیا جس کا ایک بڑا حصہ اس وقت جنگی حالات، پریشانیوں اور باہمی چپقلش سے دوچار ہے امن، محبت، بھائی چارہ اور دوستانہ ماحول کی جنت بن جائے۔ مجھے بخوبی یقین ہے کہ ملکہ معظّمہ کی بصیرت اور کوششوں سے یہ ہمہ جہت مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ صدی میں دو عالمی جنگیں لڑی گئیں جن میں لکھوکھا جانیں ضائع ہوئیں۔ آج بھی اگر مختلف قوموں کے مابین اختلافات اسی رفتار سے بڑھتے رہے تو ایک تیسری عالمی جنگ کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایک ممکنہ خطرہ کہ اس جنگ میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہوں گے دنیا کی ایک ناقابل بیان اور ہولناک تباہی کا باعث بن سکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس

پر ہیبت تباہی سے بچائے اور اللہ کرے کہ دنیا کے باسی احساس ذمہ داری اور عقل سے کام لیں۔ یہ میری ملکہ معظمہ سے عرض ہے کہ اس ڈائمنڈ جوبلی کی تقریبات سے دنیا کے چھوٹے بڑے ممالک کو پیغام جانا چاہئے کہ ہم سب کو باہمی اتفاق، امن اور محبت سے رہنا چاہئے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page249,250)

مئی 2012ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مراسلہ جناب رہبر معظم ایران کی خدمت میں ارسال فرمایا اور امن عالم کے استحکام اور ممکنہ ایٹمی جنگ کو روکنے کے لئے ہر ایک ممکنہ کوشش جو اس سلسلہ میں کی جاسکتی ہے اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ذیل میں اس تحریر سے چند سطور کا اردو مفہوم پیش ہے:

یہ خط میں آپ کو تحریر کر رہا ہوں اپنی اس حیثیت میں کہ میں (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی) مسیح موعودؑ اور مہدی موعودؑ کو ماننے والا ہوں اور اس وقت میں ان کا جانشین اور خلیفہ ہوں جن کی تشریف آوری کی بابت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی۔ جس جماعت کی انہوں نے بنیاد رکھی، جماعت احمدیہ مسلمہ کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس وقت دنیا کے 200 (دو صد) ممالک میں پھیل چکی ہے اور پوری دنیا میں کئی ملین پیروکار موجود ہیں۔ ہماری یہ اولین خواہش ہے کہ دنیا میں امن اور محبت قائم ہو جائے۔ اس مقصد کی تکمیل میں میں دنیا کے ہر طبقۂ فکر کی توجہ اس طرف مبذول کرواتا رہتا ہوں۔ حال ہی میں میں نے وزیر اعظم اسرائیل، امریکن صدر اور دیگر سربراہان کو خطوط ارسال کئے اسی طرح سولہویں پوپ کو بھی اس ضمن میں خط تحریر کیا۔

آپ ایک عظیم اسلامی مملکت کے مذہبی رہنما ہیں، میں آپ سے امید کرتا ہوں کہ آپ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ مسلم اُمہ متحد ہو جائے اور دنیا میں امن قائم کیا جاسکے۔ ہمیں معمولی رنجشوں، جھگڑوں اور دشمنیوں کو چھوڑ کر امن قائم کرنے کے لئے مواقع تلاش کرنے چاہئیں اور یہ کہ کوئی دشمنی یا مخالفت اس کا باعث نہ بنے کہ ہم انصاف کا دامن چھوڑ دیں یہی تعلیم ہے جو سورۃ المائدہ آیت 9 میں ارشاد فرمائی گئی۔ (ترجمہ) اے ایمان والو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ یقیناً اس سے آگاہ ہے۔ دعا ہے کہ تمام مسلم امہ اور تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں کو میرے پیغام کو سمجھنے اور اپنی اپنی حیثیت میں عالمی امن قائم کرنے کے لئے کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(WORLD CRISIS AND PATHWAY TO PEACE,Page255,256)

جان ایف کینیڈی نے کہا تھا انسانوں کو جنگ کو لازماً ختم کرنا ہوگا اس سے قبل کہ جنگ انسانوں کو ختم کردے برانون سرداا یک فٹبالر تھا جنگ عظیم اول میں اسے کوفٹ بال کو خیر باد کہہ کر جنگ میں عملی طور پر شامل ہونا پڑا اس کے باپ دانیال کا تعلق بارباڈوس سے تھا اور اس کی والدہ ایلس کا تعلق فوکسٹون سے تھا۔ وہ واحد سیاہ فام افریقی آفیسر تھا جو سفید فام سپاہیوں کو کمان کر رہا تھا جنگ کے بارے میں جو آئندہ ہو سکتی ہے۔ اس کا قول ہے کہ:

The next war undoubtedly will bring about an unprecedented number of deaths. Let history be a teacher so that we can avoid committing the same mistakes, and put an end to conflict once for all.

جنرل کولن پاؤل نے 1993ء میں کہا تھا:

The one that scares me to death, perhaps even more so than tactical weapons, and the one we have the least capability against is biological weapons.

امریکی صدر کلنٹن نے 1993ء میں کہا تھا:

If we do not stem the proliferation of world's deadliest weapon, no democracy can feel secure.... one of our most urgent priorities must be attacking the proliferation of weapons of mass destruction, whether they are nuclear, chemical, or biological.

(Bio Terrorism :بشکریہ)

جنوری 1958ء کو نو ہزار دو سو پینتیس (9235) سائنسدانوں نے جن میں سے سینتیس نوبل انعام یافتہ تھے۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری کو ایک پٹیشن پیش کی جس میں کہا گیا کہ دنیا کے تمام ممالک کو پابند کیا جائے کہ وہ ایٹمی ہتھیاروں سے متعلق تجربات نہیں کریں گے۔ مزید اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ پابندی تمام ممالک پر یکساں ہوگی کوئی استثناء کسی کو حاصل نہ ہوگا۔

(No More Wars page165)

جنوری 1958ء کو ایک معروف سائنسدان اور اس کتاب کے مصنف نے بڑے درد دل سے اپیل کی کہ اس وقت بہت مناسب وقت ہے کہ تین ممالک امریکہ روس اور برطانیہ کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور اگر یہ اپنے ہتھیار تلف کردیں اور آئندہ نہ خود نہ کسی دوسرے کو ان ایٹمی تجربات کی اجازت دیں تو یہ اس دنیا کے لئے بہت بڑا تحفہ ہوگا۔

(No More Wars page179)

حوالہ دینے کا درست طریق

دوست احباب و خواتین، الفضل آن لائن کے لیے مضامین، آرٹیکلز بھجواتے ہوئے حوالہ لکھتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھا کریں:

1. قرآنی آیت کا حوالہ قرآنی آیت کے ساتھ ہو نہ کہ ترجمہ کے ساتھ اور حوالہ یوں دیں۔ (البقرہ:286)
2. اسی طرح حدیث کا حوالہ بھی عربی حصہ کے ساتھ ہو نہ کہ ترجمہ کے ساتھ اور حوالہ میں punctuation سے اجتناب برتا جائے۔
3. روحانی خزائن یا انوار العلوم کا حوالہ دیتے وقت کتاب کے نام کے بعد Comma لگا کر حوالہ مکمل کریں جیسے (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد؟صفحہ؟)

بعض دوست کشتی نوح کا صفحہ الگ سے لکھ کر پھر روحانی خزائن کا بھی صفحہ لکھتے ہیں جو محض ایک تکلف ہے۔ جلد اور صفحہ کے بعد نمبر کا لفظ نہ لکھا جائے اور جلد اور صفحہ کا لفظ پورا لکھا کریں نہ کہ جلد کے لئے ج اور صفحہ کے لئے ص۔

4. حوالہ دیتے وقت یہ امر بھی مدنظر رہے کہ جو سرورق کے اوپر نام کتاب، نام مصنف اور جلد وغیرہ لکھی ہو اسی کو ہی نقل کریں۔ بعض لوگ کسی بزرگ مصنف کو عزت دینے کی خاطر اس کے نام کے ساتھ صاحب یا مکرم بھی لگا دیتے ہیں جو مناسب نہیں۔ اگر جلدوں کی گنتی 4,3,2,1 میں کی گئی ہو تو حوالہ میں بھی یہی گنتی درج کرنی چاہیے نہ کہ اوّل، دوم، سوم اور چہارم۔
5. بعض لوگ کتب کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کرتے ہیں مثلاً سیرت مسیح موعودؑ کا حوالہ دیتے وقت بعض لوگ ساتھ حضرت بھی لگا دیتے ہیں۔ بعض علیہ السلام لکھ دیتے ہیں جو مناسب نہیں۔
6. بعض لوگ حوالہ درج کرتے ہر لفظ اور ہر فگر کے بعد punctuation کا استعمال کرتے ہیں جو مناسب نہیں۔
7. الفضل آن لائن کے لئے حوالہ لکھتے وقت تمام فگرز انگریزی کے استعمال کریں۔
8. حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ایک بار حوالہ دینے کے اصول بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ سن اشاعت اور مطبع خانہ کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔
9. اگر کوئی مضمون کسی اور اخبار کے علاوہ الفضل آن لائن میں بھی طبع شدہ ہے تو الفضل آن لائن کے لئے حوالہ دیتے وقت الفضل آن لائن کا حوالہ دینا زیادہ مناسب ہے۔

(ابو سعید۔ ایڈیٹر الفضل آن لائن)

دعا کا تحفہ

بدشگونی کے بد اثر سے بچنے کی دُعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں میں بدشگونی روک بن جائے اُس نے بھی شرک کیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کا ازالہ کیسے ہو؟ فرمایا یہ دُعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

(مسند احمد مطبوعہ بیروت جلد 2 صفحہ 220)

ترجمہ: اے اللہ! کوئی بدشگونی (مؤثر) نہیں سوائے تیری تقدیر شر کے اور کوئی بھلائی نہیں ملتی سوائے تیری بھلائی کے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 134)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

رپورٹ: فرخ شبیر لودھی۔ نمائندہ الفضل آن لائن لائبیریا

گریجویشن تقریب
شاہ تاج احمدیہ ہائی سکول لائبیریا

1996ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب سابق امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے شاہ تاج احمدیہ ایلیمنٹری و جونیئر ہائی سکول کا آغاز کرایہ کی ایک عمارت میں کیا جو دارالحکومت منرویا کے مرکزی علاقے میں تھی۔سکول کی یہ عمارت منرویا کی دو معروف سڑکوں Camp Johnson Road اور UN Drive کے سنگم پر واقع تھی۔

سکول شروع کرنے کیلئے تمام اخراجات شاہنواز فیملی نے ادا کئے اور یہ رقم آئندہ تین سے چار سال تک سکول کے اخراجات کیلئے کافی تھی۔حضور انور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سکول کیلئے ’’شاہ تاج احمدیہ سکول‘‘ کا نام عطا فرمایا جو بعد ازاں بفضل خدا سینئر ہائی سکول بن گیا۔اس سکول کے پہلے پرنسپل مکرم منصور احمد ناصر صاحب ہیں جو 2/ مئی 1997ء سے تاحال خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

سکول کی موجودہ بلڈنگ Tweh Farm پر موجود ہے جس میں سکول کی عمارت کے ساتھ ساتھ پرنسپل و نائب پرنسپل، مبلغ سلسلہ مونٹسیرراڈو کی رہائش کے علاوہ ایک خوبصورت تین منزلہ مسجد بھی اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

2/ اکتوبر 2022ء کو شاہ تاج احمدیہ ہائی سکول کی نویں گریجویشن تقریب منعقد کی گئی۔جس میں مکرم امیر و مشنری انچارج لائبیریا، ممبران مجلس نیشنل عاملہ، واقفین زندگی، اساتذہ، طلبا اور والدین کے ساتھ ساتھ دیگر معزز مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

تقریباً ساڑھے بارہ بجے تمام مہمانان کرام کے ہال میں تشریف لانے کے بعد قصیدہ بردہ شریف کی پس پردہ آواز میں امسال گریجویشن کرنے والے طلبا ہال میں داخل ہوئے۔تمام معزز مہمانوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔جس کے بعد مکرم نوید احمد عادل صاحب امیر و مشنری انچارج لائبیریا کی زیر صدارت تقریب کا باقاعدہ آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جس کی سعادت مکرم حافظ حسین احمد سائیوں صاحب کو حاصل ہوئی۔پھر نائب پرنسپل مکرم Lawrance Momo صاحب نے سکول کی مختصر تاریخ معزز مہمانوں کے سامنے پیش کی جس کے بعد پرنسپل مکرم منصور احمد ناصر صاحب نے ہائی کلاس کا نتیجہ پیش کیا جو گورنمنٹ کے معیار کے مطابق سو فیصد رہا۔اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

بعد ازاں مکرم Victor Roberts صاحب نے گریجویٹ طلبا کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم پرنسپل صاحب،اساتذہ کرام،سکول انتظامیہ اور اپنے ساتھی طلبا کا شکریہ ادا کرنے کے بعد سکول سے محبت اور وفاداری کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔نئی آنے والی کلاس کو خوش آمدید کہتے ہوئے چند نصائح کیں اور کامیابی کی علامتی چابی مکرم حافظ حسین احمد صاحب کے سپرد کی۔

مکرم Amb.Clarence H.Cole صاحب (Executive Secretary in the House of Representatives) کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا گیا تھا۔آپ نے اپنے خطاب میں طلبا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہائی سکول مکمل کرنے کے بعد ایک طالب علم کے ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد اکثر طلبا اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھتے اور چھوٹے چھوٹے کاروبار کرنے کو کافی سمجھ بیٹھتے ہیں اور اپنی زندگی میں آگے نہیں بڑھ پاتے جو ان کے اور ان کی فیملی کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے اور ملک کے لئے بھی نقصان دہ ہے جس کی وجہ زندگی کے مختلف شعبوں میں ہمیں ماہرین نہیں مل پاتے۔اس لئے ہائی سکول مکمل کرنے کے بعد بھی اپنی تعلیم کو مزید جاری رکھیں اور ملک و قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔والدین کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ والدین اور بچوں کے باہمی تعلق میں کافی فقدان پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے بچے مختلف قسم کی معاشرتی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور نتیجۃً سکول سے دور ہو جاتے ہیں جس سے ہمارا ملکی و قومی نقصان ہوتا ہے۔اس لئے والدین کو روزانہ اپنے بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہیے ان کی علمی کامیابیوں پر ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔اگر آپ نے ہائی سکول مکمل کیا ہے تو کوشش کریں آپ کا بچہ یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرے اور یہ سلسلہ آگے چلنا چاہیے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں اسناد تقسیم کیں۔اسناد کی تقسیم کے بعد طلبا نے سکول ODE پیش کیا۔

Here at Ahmadiyya
Knowledge is gained
Here at Ahmadiyya the future is set
Here at Ahmadiyya education is sure
O-O We love Ahmadiyya

O-O We love Ahmadiyya
We the sons and daughters of this land
Seeking the education is our goal
and with dedication We'll succeed
O-O We love Ahmadiyya
O-O We love Ahmadiyya
This is a gift from Allah the Almighty
Giving all the praises to Him above
Caring for children of this land
O-O We love Ahmadiyya
O-O We love Ahmadiyya

تقریب کے آخر پر تمام شرکاء نے یک زبان ہو کر قومی ترانہ پڑھا جس کے ساتھ ہی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

DAILY ONLINE ALFAZL LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

بشریٰ نذیر آفتاب۔ریجنل صدر پریری، کینیڈا

لجنہ اماء اللہ پریری ریجن کے تحت سالانہ تعلیم و تربیت کیمپ 2022ء

محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان سے 29/ دسمبر 2022ء بروز سوموار مسجد بیت الرحمت سسکاٹون میں 15تا25سال کی عمر کی لجنہ ممبرز کے لئے تعلیمی و تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔اس پروگرام کا ایجنڈا اور تمام تر مواد نیشنل شعبہ جات تعلیم وتربیت نے بڑی محنت سے تیار کیا اور نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا سے منظور کروا کر بھیجا تھا۔2022ء کا سال لجنہ کی صد سالہ جوبلی کا سال تھا اس لئے اس کیمپ کا ایجنڈا بھی اسی طرز پر تشکیل دیا گیا۔اس تعلیمی و تربیتی کیمپ کے کینیڈا بھر میں ریجنل سطح پر انعقاد سے قبل نیشنل سیکرٹری نے ورچوئل میٹنگ کے ذریعہ پریزنٹیشنز کے بارے میں ہدایات دیں اور متعلقہ سوالات کے جوابات بھی دئے۔پریری ریجن میں منعقد ہونے والے اس کیمپ کا آغاز سورۃ الرعد کی آیات 23 تا 31 کی تلاوت اور انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں ان آیات کی انگریزی میں تفسیر، تفسیر کبیر سے پیش کی گئی۔اس کے بعد ریجنل صدر پریری نے لجنہ کا عہد دہرایا۔

یہ پروگرام بہت ہی معلوماتی تھااور شروع سے لے کر آخر تک تمام حاضرین کی توجہ قائم رکھے ہوئے تھا۔ اس تربیتی کیمپ میں شامل 46 طالبات جن میں اکثریت یونیورسٹی طالبات کی تھی بہت محظوظ ہوئیں۔کیمپ کی ماڈریٹر اور ریجنل تربیت کو آرڈینیٹر Coordinator انعم جمشید صاحبہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روزمرہ اُمور میں راہنمائی اور جامع ہدایات پڑھ کر سنائیں۔ دورانِ پروگرام وقتاً فوقتاً حضور انور کے لجنہ کے عہد، سوسالہ جوبلی اور دیگر اُمور سے متعلق تربیتی ویڈیو کلپس بھی دکھائے گئے۔اس پروگرام کی پہلی پریزنٹیشن ’’لجنہ اماءاللہ کی سو سالہ جوبلی کیسے منائی جائے اور اس ضمن میں خلافت کی ہدایت و رہنمائی‘‘ پر تھی۔ علاوہ ازیں درج ذیل Presentations پروگرام کا حصہ تھیں۔قرآن کریم میں مذکور دورِ آخرین سے متعلق پیشگوئیاں اور ان کا پورا ہونا، لجنہ اماءاللہ کا قیام، لجنہ کی تاریخ، سوشل میڈیا کا استعمال اور اس سلسلہ میں خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں ہدایات ونصائح، تیسری جنگ عظیم کے ممکنہ آثار اور دنیا میں قیام امن حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں۔ اس پروگرام میں سسکاٹون ہی سے ایک ابتدائی لجنہ ممبر امتہ المتین صاحبہ کو مدعو کیا گیا انہوں نے سسکاٹون میں لجنہ کا قیام اور لجنہ کی کاوشوں پر روشنی ڈالی۔ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی ابتدائی چودہ ممبرات اور اس تنظیم کے اغراض و مقاصد پر خاکسار نے پریزنٹیشن پیش کی اور آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ قادیان 25/ دسمبر 2022ء کے اختتامی خطاب میں لجنہ اماء اللہ عالمگیر کو ان کے سو سال مکمل ہونے پر جن قیمتی ہدایات و نصائح سے نوازا، پڑھ کر سنائیں۔ افادۂ عام کے لئے حضور اقدس کی وہ ہدایات رپورٹ میں شامل کر رہی ہوں۔حضور انور نے فرمایا: ’’آج لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو بنے ہوئے بھی سو سال ہو گئے ہیں۔ لجنہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ جائزہ لیں کہ اس سو سال میں کس حد تک لجنہ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کی ہے اور بیعت کا حق ادا کرنے والا اپنے آپ کو بنایا اور کوشش کی اور کس حد تک اپنے بچوں اور اپنی نسل کو بیعت کا حق ادا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے جوڑنے والا اور ماننے والا بنایا ہے۔ اگر ہم نے اس کے مطابق اپنی نسلوں کی اٹھان کی ہے تو پھر یقیناً لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں ہیں۔ پس یہ جائزے آج لینے کی ضرورت ہے اور جہاں کمیاں رہ گئی ہیں وہاں ایک عزم کے ساتھ یہ عہد کریں کہ ہم نے لجنہ کی اگلی صدی میں اس عہد کے ساتھ قدم رکھنا ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا بنائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)‘‘

لجنہ کے اس سالانہ کیمپ کا اختتام دعا سے ہوا۔ یہ ایک دن پر مشتمل پروگرام تھا اس مناسبت سے حاضرین کو کھانے کے ساتھ ساتھ گاہے بگاہے Snacks بھی دئے گئے۔ نماز ظہر اور عصر باجماعت ادا کی گئیں۔شعبہ صحت جسمانی کے تحت بچیوں نے لجنہ کی لابی سے ملحقہ وسیع و عریض جمنازیم میں کھیلوں میں بھی حصہ لیا۔

اس پروگرام کا مقصد دینی و روحانی اور اخلاقی ترقی کا حصول تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تعلیمی و تربیتی پروگرام کے دُور رس نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو اپنے پیارے آقا کی ہدایت و رہنمائی میں نیکیوں میں دوام اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقہی کارنر

نماز میں عورتوں کی الگ صف

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ فرماتے ہیں:

بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور (علیہ السلام) نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں۔ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا۔عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔

(ماہنامہ الفرقان تمبر، اکتوبر 1961ء صفحہ 49)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

فضیلت

جس طرح لوگ مُردوں کو کندھا دینے میں فضیلت سمجھتے ہیں کاش! اگر زندہ لوگوں کو بھی سہارا دینے کی فضیلت سمجھ لیں تو زندگی کتنی آسان اور خوبصورت ہو جائے۔

مرسلہ: شکیل احمد طاہر۔ قادیان

21/ فروری 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:31	18:21
مدینہ منورہ	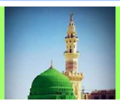	05:33	18:20
قادیان		05:44	18:20
ربوہ		05:23	18:00
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:36	17:29